امریکہ میں اسلاموفوبیا نیٹ ورک

وجاہت علی و دیگر

[سنٹر فار امریکن پراگریس کی جانب سے ایک تحقیقی رپورٹ ''امریکہ میں اسلام سے خوف کی جڑیں'' شائع ہوئی ہے۔ اس رپورٹ میں جائزہ لیا گیا ہے کہ اسلاموفوبیا کو پھیلانے میں کون کون سے افراد، ادارے شامل ہیں اور وہ کن کن شعبوں میں سرمایہ کاری کر کے اپنے مختصر مگر منظّم نیٹ ورک کو نہ صرف تقویت دے رہے ہیں بلکہ اسے پھیلا کر امریکی معاشرے میں تقسیم کا باعث بن رہے ہیں۔ یہ رپورٹ تجویز کرتی ہے کہ اس مسئلے کا حل مسلمانوں کو مسئلے کا حصہ سمجھنے کے بجائے، انہیں مسئلے کو حل کرنے والا فریق سمجھنا ہے۔ یہاں اس رپورٹ کے دو حصے شامل کیے جا رہے ہیں۔]

ا۔ اہم حقائق

سینٹر فار امریکن پراگریس ایکشن فنڈ کی جانب سے یہ عمیق تحقیق اسلاموفوبیا کے بڑھنے میں دائیں بازو کی وسیع سازش کو نہیں بلکہ گمراہ کن معلومات پھیلانے والے غیر معروف ایک چھوٹے لیکن انتہائی منضبط گروہ کو بے نقاب کرتی ہے جو ایسی کوشش کی رہنمائی کر رہے ہیں جو موثر وکالت، میڈیا شراکت داروں اور نچلی سطح کی تنظیم سازی کے ذریعے کروڑوں امریکیوں تک پہنچ رہے ہیں۔ نفرت اور گمراہ کن اطلاعات کا یہ پھیلاؤ بنیادی طور پر پانچ کلیدی افراد اور ان کے اداروں سے شروع ہوتا

ہے، جو کلیدی اداروں کی سرمایہ کاری سے زندہ ہیں۔

سرمایہ کاری

- ۱۰ سالوں میں سات اداروں کی جانب سے ۴۲ ملین ڈالرز سے زیادہ استعمال کیے گئے۔
- گمراہ کن معلومات کے ماہروں کو سرمایہ دینے والے ادارے: ڈونرز کیپٹل فنڈ (Donors Capital Fund)؛ رچرڈ میلن سیف فاؤنڈیشن (Richard Mellon Scaife foundations)؛ لینڈے اور ہیری بریڈلی فاؤنڈیشن (Lynde and Harry Bradley Foundation)؛ نیوٹن اینڈ روشیل بیکر فاؤنڈیشنز اور چیرٹیبل ٹرسٹ (Newton D. & Rochelle F. Becker foundations and charitable trust)؛ رسل بیری فاؤنڈیشن (Russell Berrie Foundation)؛ انکوریج چیرٹیبل فنڈ اور ولیم روزنویلڈ فیملی فنڈ (Anchorage Charitable Fund and William Rosenwald Family Fund)؛ فیئر بروک فاؤنڈیشن (Fairbrook Foundation)۔

گمراہ کن معلومات دینے والے ماہرین

- درج ذیل پانچ ماہرین غلط حقائق اور مواد پیدا کرتے ہیں جو سیاسی رہنماؤں، نچلی سطح کے گروہوں اور ذرائع ابلاغ کی جانب سے استعمال کیا گیا:
  - فرینک گیفنی (Frank Gaffney, Center for Security Policy)
  - ڈیوڈ یروشلمی (David Yerushalmi, Society of Americans for National Existence)
  - ڈینیل پائپس (Daniel Pipes, Middle East Forum)
  - رابرٹ اسپنسر (Robert Spencer, Jihad Watch & Stop Islamization of America)
  - اسٹیو ایمرسن (Steven Emerson, The Investigative Project on Terrorism)

- یہ ماہرین ملک بھر کا دورہ کرتے ہیں اور ریاستی قانون سازوں کے ساتھ یا ان کے سامنے امریکہ میں شرعی قوانین کے غیر موجود خطرے پر پابندی کا مطالبہ کر رہے ہیں اور دعویٰ کر رہے ہیں کہ ہمارے ملک میں قائم مساجد کی بڑی اکثریت اسلامی دہشت گردوں یا ان کے ہمدردوں کا ٹھکانا ہیں۔

- ڈیوڈ یروشلمی کی ''مثالی قانون سازی'' جو شرعی قوانین پر پابندی لگا رہی ہے جنوبی کیرولینا، ٹیکساس اور الاسکا میں بلوں میں ہو بہو نقل کی گئی ہے۔ خلاف شریعت بل کا مسودہ کیسے بنایا جائے اس پر وڈیوا اوران کے آن لائن ٹولز ملک بھر میں اٹھائے جاتے ہیں۔

رسائی

- تحریک ملک بھر میں ۲۳ سے زیادہ ریاستوں میں متحرک ہے جو نئے، واحد و مستقل اسلاموفوبیا گروپوں کے ملاپ کو ممکن بناتی ہے، جس کی مثال بریگیٹ گیبریل کی اے سی ٹی! فار امریکہ، پام گیلر کی اسٹاپ اسلامائزیشن آف امریکہ، ڈیوڈ ہوروو ٹز کا فریڈم سینٹر اور امریکان فیملی ایسوسی ایشن اور دی ایگل فروم جیسے موجودہ گروپ ہیں۔

- گمراہ کن معلومات دینے والے ماہرین ملک اور دنیا بھر میں ابلاغی اداروں پر پیش کیے جاتے ہیں، ان کے کام کا (دیگر کی طرح) ناروے کے اقراری دہشت گرد اندرس بری وک نے بھی کئی مرتبہ حوالہ دیا ہے۔

- امریکی سیاست دان جیسا کہ ری پبلکنز پیٹر کنگ (آر-این وائی)، ایلن ویسٹ (آر-ایف ایل) اور مائیکل باخمین (آر-ایم این) بار ہا کہہ چکے ہیں کہ یہ مسلم مخالف حملے غلط معلومات پر یقین رکھ کر کیے جاتے ہیں۔

اثرات

- افراد کا یہ چھوٹا سا گروہ قومی و عالمی مباحث کو تحریک دے رہا ہے جو عوامی مذاکروں اور امریکی

مسلمانوں پر حقیقی اثرات رکھتا ہے۔

- ستمبر ۲۰۱۰ء میں واشنگٹن پوسٹ-اے بی سی نیوز پول نے ظاہر کیا کہ ۴۹ فیصد امریکی اسلام کے حوالے سے ناموافق رائے رکھتے ہیں، جو اکتوبر ۲۰۰۲ء کے ۳۹ فیصد میں کہیں زیادہ اضافہ ہے۔

یہ کیوں اہمیت رکھتا ہے

- یہ حملے دو انتہائی اہم قومی مسائل میں مرکزی حیثیت رکھتے ہیں: ہماری جمہوریت کی ساخت اور مضبوطی اور ہماری قومی سلامتی۔ ہمارا آئین تمام امریکی باشندوں کے لیے مذہب کی آزادی رکھتا ہے۔ اس امر پر بحث کرنا کہ ہمارے بانیوں کی جانب سے امریکیوں کی آزادی کے عہد میں چند مذاہب شامل نہیں تھے بحیثیت قوم براہ راست ہمیں چیلنج کرتا ہے۔

- القاعدہ کا بھرتی اور پروپیگنڈے کے سب سے بڑے ذریعوں میں سے ایک یہ دعویٰ ہے کہ مغرب اسلام اور مسلمانوں پر جنگ مسلط کر چکا ہے ایسی دلیل جسے ان افراد کی رائے سے استحکام ملتا ہے جو کہتے ہیں کہ تمام مسلمان دہشت گرد ہیں اور جو اسلام پر عمل کرتے ہیں وہ امریکی سلامتی کو خطرے میں ڈال رہے ہیں۔

۲۔ رپورٹ کا تعارف اور خلاصہ

۲۲ جولائی [۲۰۱۱ء] کو ایک شخص نے اوسلو حکومت کی ایک عمارت میں بم نصب کیا جس میں ۸ افراد مارے گئے۔ دھماکے کے چند گھنٹوں بعد اس نے ناروے کے یوتویا جزیرے پر لیبر پارٹی کے یوتھ کیمپ پر فائرنگ کر کے ۶۸ افراد کو قتل کر دیا جن میں بڑی تعداد نوجوانوں کی تھی۔[۱]

دوپہر تک ماہرین اندازے قائم کر رہے تھے کہ دوسری جنگ عظیم کے بعد ناروے کی تاریخ کے سب سے بڑے قتل عام کا ارتکاب کس نے کیا۔ متعدد اہم ابلاغی اداروں، بشمول نیویارک ٹائمز،[۲] دی واشنگٹن پوسٹ[۳] اور دی اٹلانٹک[۴] حملوں سے القاعدہ کے تعلق اور پس پردہ ''جہادی'' تحریک پر بھی

غور کر چکے تھے۔ لیکن اگلی صبح تک یہ واضح ہو چکا تھا کہ حملہ آور ایک ۳۲ سالہ سفید فام، سنہرے بالوں اور نیلی آنکھوں والا ناروے کا باشندہ اندرس بری وک تھا۔ وہ مسلمان نہیں تھا بلکہ ایک خود ساختہ عیسائی قدامت پسند تھا۔ ۵

اس کے وکیل کے مطابق بریوک نے خود ساختہ ''ظالمانہ لیکن ضروری'' اقدامات کی ذمہ داری قبول کی ہے۔ ۲۶ جولائی کو بریوک نے عدالت کو بتایا کہ یورپ کو مارکسیت اور ''مسلمان بننے'' سے بچانے کے لیے تشدد ''ضروری'' تھا۔ ۶ اپنے ۱۵۰۰ صفحات کے بیان، جس میں اپنے حملے کے طریقوں اور انتہا پسندانہ تشدد سے دوسروں کو متاثر کرنے کو باریک بینی سے بیان کیا گیا ہے، بریوک نے مبینہ ''یورپ کی حالیہ اسلامی آبادکاری'' کے خلاف جنگ کے لیے ''بے رحمانہ اور سخت آپریشنز'' کا اعادہ کیا ''جو اموات کا نتیجہ بنیں گے۔'' ۷

بریوک کا بیان متعدد زیر حاشیہ اور متن کے اندر حوالوں کا حامل تھا جو مختلف امریکی بلاگروں اور رائے عامہ کے ماہرین کے تھے، جس میں ان کا اسلام کی ''مغرب کے خلاف جنگ'' کے ماہرین کے طور پر حوالہ دیا گیا ہے۔ ہمارے ملک میں مسلمان مخالف انجمنوں اور انفرادی شخصیات کے یہ چھوٹے گروہ زیادہ تر امریکی باشندوں سے مخفی ہیں لیکن قومی اور بین الاقوامی سیاسی بحث کی صورت گری میں بڑا اثر و رسوخ رکھتے ہیں۔ اسلام کے خلاف متحرک انداز میں منظم اور امریکہ میں مسلمانوں کو نشانہ بنانے والی برادریوں میں ان کے نام بہت اہم ہیں۔

مثال کے طور پر بریوک نے بیان میں رابرٹ اسپنسر اور اس کے بلاگ، جہاد واچ، کا ۱۶۲ مرتبہ حوالہ دیا، جو مسلمان مخالف گمراہ کن اطلاعات دینے والا ایک اسکالر ہے جسے ہم نے اس رپورٹ میں پیش بھی کیا ہے۔ اسپنسر کی ویب سائٹ، ۸ جو ''مغربی تہذیب کو پائمال کرنے کی بنیاد پرست اسلام کی کوششوں کا کھوج لگاتی ہے''، اپنی فریڈم سینٹر ویب سائٹ پر امریکہ میں اسلاموفوبیا کے جال کے ایک اور رکن ڈیوڈ ہورووٹز کی بھی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔ پامیلا گیلر، اسپنسر کے لیے متواتر لکھنے والی، اور اس

کے بلاگ، اٹلس شرگس، کا ۱۲۱ مرتبہ حوالہ دیا گیا تھا۔۹

گیلر اور اسپنسر نے مشترکہ طور پر انجمن ''اسٹاپ اسلامائزیشن آف امریکہ'' کی بنیاد رکھی، ایک ایسا گروہ جس کے اقدامات اور انداز بیان پر اینٹی-ڈی فیمیشن لیگ کا کہنا ہے کہ ''بنیاد پرست اسلام کے خلاف لڑائی کے پہلو میں ایک سازشانہ مسلم مخالف ایجنڈے کی ترویج کرتی ہے۔''۱۰ گروپ اسلامی عقائد کو مسلسل بدنام کر کے اور ''امریکی اقدار'' کو تباہ کرنے کے لیے اسلامی سازش کے وجود کا دعویٰ کر کے عوامی خدشات کو بڑھانا چاہتا ہے۔ بریوک کے بیان میں ان لکھاریوں کی تحاریر کے بڑی تعداد میں حوالوں کی بنیاد پر، یہ واضح ہے کہ اس جیسے متعدد مرد و خواتین بھی اس نفرت آمیز مسلمان مخالف نظریے کو پڑھتے اور ان پر بھروسہ کرتے ہیں ــــ جو گنتی کے چند دانشور اور کارکن ہیں جو مل کر مسلمانوں کے بارے میں گمراہ کن خیالات تخلیق کرتے اور ان کو ترویج دیتے ہیں۔

اگرچہ یہ بلاگرز اور فاضل شخصیات بریوک کے حملوں کے ذمہ دار نہ تھے، لیکن اسلام اور تکثیری ثقافت پر ان کی تحاریر نے ایک عالمی نقطۂ نظر تخلیق کرنے میں ضرور مدد دی ہے، جسے ناروے کے مسلح شخص نے اختیار کیا، جو اسلام کو مغرب کے خلاف حالت جنگ میں دیکھتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ مغرب کو دفاع کی ضرورت ہے۔ سابق سی آئی اے افسر اور دہشت گردی پر مشیر مارک سیج مین، کے مطابق جس طرح مذہبی شدت پسندی ''القاعدہ کے ابھرنے کا بنیادی ڈھانچہ ہے''، گمراہ کن معلومات پھیلانے والے یہ مسلمان مخالف ماہرین بھی ''اس بنیادی ڈھانچے کا سبب ہیں جن سے بریوک ابھرا۔'' سیج مین نے مزید کہا کہ ان کی خطابت و بیان ''قیمت کے بغیر نہیں ہے۔''۱۱

محض یہ فاضل شخصیات اور بلاگرز، ہی اسلاموفوبیا کے بنیادی ڈھانچے کے رکن نہیں ہیں۔ بریوک کے بیان نے تھنک ٹینکس کے بھی حوالے دیے ہیں، جیسا کہ سینٹر فار سکیورٹی پالیسی، مڈل ایسٹ فورم اور انوسٹی گیٹیو پروجیکٹ آن ٹیررازم---اور تین دیگر انجمنیں جن کا اس رپورٹ میں حوالہ دیا گیا ہے۔ مجموعی طور پر یہ باہم انتہائی منسلک انفرادی شخصیات اور انجمنیں ''بیگانی شریعت''، مغرب

پر اسلامی غلبے کے خطرات کو اور قرآن کے تمام غیر مسلمانوں کے خلاف تشدد کے استعمال کے واجب مطالبوں کو خود سے تخلیق کرتی اور حد سے بڑھا کر بیان کرتی ہیں۔

نفرت کا یہ جال امریکہ میں نیا نہیں ہے البتہ گزشتہ ۱۰ سالوں میں نچلی سطح کی انجمنوں کے ذریعے اس خیال کو منظّم، ہم آہنگ اور پھیلانے کی صلاحیت میں ڈرامائی اضافہ ضرور ہوا ہے۔ مزید برآں، آنے والے ۲۰۱۲ء کے انتخاب میں سیاست دانوں کے نقطۂ نظر اور زاویہ نگاہ پر اثر انداز ہونے کی صلاحیت اب عام دھارے میں آ چکی ہے، جو کبھی محض چند شدت پسند حلقوں کا بیان سمجھا جاتا تھا۔

اور یہ سب کچھ متعدد اداروں کی جانب سے آنے والے پیسے کے ذریعے شروع ہوتا ہے۔ اداروں کا ایک چھوٹا گروہ اور عطیہ دینے والے چند صاحب ثروت افراد امریکہ میں اسلاموفوبیا نیٹ ورک کے لیے ناگزیر ہیں، جو دائیں بازو کے تھنک ٹینکس گرفت میں رکھنے کے لیے اہم سرمایہ فراہم کر رہے ہیں تاکہ مسلمانوں اور اسلام کے خلاف نفرت اور خوف کو پھیلایا جا سکے کتابوں، رپورٹوں، ویب سائٹوں، بلاگز اور انتہائی خوبی سے تراشے گئے نقطۂ نظر کی صورت میں جو اسلام مخالف چھوٹی انجمنیں اور چند دائیں بازو کے مذہبی گروہ اپنے حلقے میں پروپیگنڈے کے لیے استعمال کر سکیں۔

ان اداروں اور صاحب ثروت افراد میں سے چند اسلام مخالف چھوٹے گروہوں کو براہ راست سرمایہ بھی فراہم کرتے ہیں۔ ہمارے جامع تجزیے کے مطابق ملک میں اسلاموفوبیا کو فروغ دینے میں سرفہرست سات حصہ دار یہ ہیں:

- ڈونرز کیپٹل فنڈ
- رچرڈ میلن سیف فاؤنڈیشنز
- لینڈ ے اینڈ ہیری بریڈلی فاؤنڈیشن
- نیوٹن ڈی اینڈ روشیل ایف بیکر فاؤنڈیشنز اور چیریٹیبل ٹرسٹ
- رسل بیری فاؤنڈیشن

- انکوریج چیرٹیبل فنڈ اور ولیم روز ویلڈ فیملی فنڈ
- فیئر بروک فاؤنڈیشن

کل ملا کر یہ سات خیراتی ادارے ہیں جنہوں نے ۲۰۰۱ء سے ۲۰۰۹ء کے دوران اسلاموفوبیا تھنک ٹینکوں کو ۴۲.۶ ملین ڈالرز فراہم کیے ہیں۔ ایسی سرمایہ کاری جوان دانشوروں اور ماہرین کو فراہم کی گئی جو ہمارے اگلے باب کا موضوع ہیں اور ساتھ میں ان نچلے درجے کے گروہوں کو بھی جو ہماری رپورٹ کے باب ۳ کا موضوع ہیں۔

اور یہ پیسہ کن چیزوں میں سرمایہ کاری کر رہا ہے؟ آیئے کئی معاملات میں سے ایک نکتہ آپ کو دکھاتے ہیں: گزشتہ جولائی میں ایوان نمائندگان کے سابق اسپیکر نیوٹ گنگرچ نے امریکن انٹرپرائز انسٹیٹیوٹ میں قدامت پسند حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے خبردار کیا کہ شریعت کی اسلامی پیروی ''امریکہ میں آزادی کی بقا اور ہماری جانی پہچانی دنیا کے لیے ایک سنگین خطرہ ہے۔'' گنگرچ نے یہ دعویٰ تک کیا کہ ''شریعت اپنی فطری صورت میں ایسے قواعد اور سزائیں رکھتی ہیں جو مغربی دنیا کے لیے مکمل طور پر نفرت انگیز ہیں۔''[۱۲]

شریعت، مسلمانوں کے مذہبی مجموعہ قوانین، میں ایسے کام شامل ہیں جیسا کہ زکوٰۃ و خیرات، نماز اور اپنے والدین کا احترام جو عیسائیت اور یہودیت میں ایسے ہی احکامات جیسے ہیں۔ لیکن گنگرچ اور دیگر قدامت پسند تقریباً ۱۵۰۰ سال پرانے اس مذہب کے بارے میں سنسنی پیدا کرنے والے تصورات پھیلا رہے ہیں، اپنے مذموم سیاسی، مالی اور نظریاتی مقاصد کے لیے۔ اس روز اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے گنگرچ نے قدامت پسند تجزیہ کار رائنڈ ریو میک کرتھی کے الفاظ دہرائے، جنہوں نے ایک ایسی رپورٹ لکھی تھی جس نے شریعت کو ''اس عہد کے لیے سب سے بڑا ہمہ گیر خطرہ'' قرار دیا تھا۔[۱۳] الفاظ کی یہ مشابہت کوئی اتفاقی نہیں ہے۔ میک کرتھی کی شریعت مخالف رپورٹ جاری کرنے والی انجمن کو ہی دیکھ لیں: جس کا پہلے بھی حوالہ دیا گیا ہے سینٹر فار سکیورٹی پالیسی، جو مسلمان مخالف

نیٹ ورک کا مرکز ہے اور شریعت مخالف پیغام کاری اور مسلمان مخالف بیان وتحریر کا متحرک ترین معاون۔

درحقیقت، سی ایس پی دائیں بازو کے سیاست دانوں، اعلیٰ اور نچلی سطح کی انجمنوں کا کلیدی ذریعہ ہے جو انہیں اسلام کی غلط تصویر کشی نیز اسلام اور امریکی مسلمانوں سے لاحق خطرات کے بارے میں انتباہ پر مسلسل رپورٹس فراہم کررہا ہے۔ فرینک گیفنی کی زیر قیادت کام کرنے والی اس انجمن کو متعدد اداروں اور صاحب ثروت افراد کی مالی مدد حاصل ہے جنہیں گہری سمجھ بوجھ ہے کہ قومی سلامتی کو لاحق خطرات کو فروغ دے کر امریکی سیاست پر کس طرح اثر انداز ہوا جاسکتا ہے۔ سی ایس پی کو اس مذموم کاروبار میں دیگر مسلمان مخالف انجمنوں کا بھی ساتھ حاصل ہے، جیسا کہ اسٹاپ اسلامائزیشن آف امریکا اور سوسائٹی آف امریکنز فار نیشنل ایگزسٹنس۔ ان انجمنوں کے کئی رہنما ذرائع ابلاغ، خاص طور پر فاکس نیوز، واشنگٹن ٹائمز اور دائیں بازو کی ویب سائٹوں اور ریڈیو کی توجہ حاصل کرنے میں بڑی مہارت رکھتے ہیں۔

گیفنی جیسے گمراہ کن معلومات پھیلانے والے اے سی ٹی! فار امریکا اور ایگل فورم جیسی نچلے درجے کی دائیں بازوں کی انجمنوں، اور ساتھ ساتھ فیتھ اینڈ فریڈم کوالیشن اور امریکن فیملی ایسوسی ایشن جیسے مذہبی دائیں بازو کے گروہوں کے ساتھ مشاورت اور کام کرتے ہیں تا کہ پیغام کو پھیلایا جاسکے۔ ان کے اجلاسوں سے خطاب کرتے ہوئے، ویب سائٹوں پر لکھتے ہوئے اور ریڈیو پروگراموں میں موجودگی میں، یہ ماہرین اسلام کے خلاف بدگوئی کرتے ہیں اور امریکی مسلمانوں پر شکوک وشبہات ظاہر کرتے ہیں۔ ان کے پروپیگنڈے سے نچلی سطح کے اور مذہبی دائیں بازو کے گروہ فنڈز حاصل کرنے کے مطالبے حاصل کرتے ہیں۔ حاصل کردہ پیسہ کو وہ سیاسی عمل میں داخل کرتے ہیں اور سیاست دانوں کو مدد دینے والے اشتہاروں کی معاونت کرتے ہیں جو خطرات انتباہ کو بڑھا چڑھا کر بیان کریں اور مسلمان مخالف حملوں کی تائید کریں۔

یہ کوششیں امریکی تاریخ کے چند تاریک ترین پہلوؤں کو تازہ کرتی ہیں، جس میں مذہبی، قومی اور نسلی اقلیتوں کے خلاف امتیاز برتا جاتا تھا اور ان کا استحصال کیا جاتا تھا۔ کیتھولکس، مارمنز، جاپانی امریکیوں، یورپی مہاجرین، یہودیوں اور افریقی امریکیوں سے امریکہ کی کہانی ہمارے بنیادی نصب العین کو پانے کی طویل جدوجہد ہے۔ بدقسمتی سے امریکی مسلمان اور مذہب اسلام، نسل یا عقائد کی بنیاد پر قربانی کا بکرا بنانے کے خلاف طویل امریکی جدوجہد کا تازہ ترین باب ہے۔

افراد وانجمنوں کے اس چھوٹے سے گروہ کی بے رحمانہ کوششوں کی وجہ سے اسلام امریکہ میں سب سے زیادہ منفی انداز سے دیکھا جانے والا مذہب ہے۔ ۲۰۱۰ء اے بی سی نیوز/ واشنگٹن پوسٹ پول کے مطابق صرف ۳۷ فیصد امریکی ہیں جو اسلام کے حوالے سے مثبت رائے رکھتے ہیں: جو ۲۰۰۱ء کے بعد سب سے کم مثبت درجہ ہے۔[۱۴] ۲۰۱۰ء ٹائم میگزین پول کے مطابق ۲۸ فیصد ووٹ دینے والے یقین نہیں رکھتے کہ مسلمانوں کو امریکی سپریم کورٹ میں بیٹھنے کے قابل ہونا چاہیے، اور تقریباً ایک تہائی ملک سمجھتا ہے کہ اسلام پر عمل کرنے والوں کو صدر کے انتخاب میں شرکت سے روک دینا چاہیے۔[۱۵]

نائن الیون کے دہشت گرد حملوں ہی نے مسلمانوں اور اسلام کے حوالے سے امریکیوں کے شعور کو تحریک نہیں دی، صدر جارج ڈبلیو بش نے امریکی عوام کی عام رائے کی عکاسی کی تھی جب اس وضاحت میں آخری حد تک گئے تھے کہ اسلام اور مسلمان دشمن نہیں ہیں۔ مثال کے طور پر ۲۰۰۲ء میں افغانستان کے سفارت خانے میں عرب اور مسلم امریکی رہنماؤں سے خطاب کرتے ہوئے صدر بش نے کہا کہ ''تمام امریکیوں کو لازمی پہچاننا چاہیے کہ دہشت گردی کا چہرہ اسلام کا حقیقی عقیدہ اور چہرہ نہیں ہے۔ اسلام ایسا مذہب ہے جو دنیا بھر میں ایک ارب افراد کو اطمینان پہنچاتا ہے۔ یہ ایسا عقیدہ ہے جس نے ہر نسل کے افراد کو آپس میں بھائی اور بہن بنایا ہے۔ اس عقیدے کی بنیاد محبت پر ہے، نفرت پر نہیں۔''[۱۶]

بدقسمتی سے صدر بش کے الفاظ اس رپورٹ میں نمایاں کیے گئے اسلاموفوبیا جال کے اراکین کی جانب سے مسلمانوں اور اسلام کے خلاف نفرت انگیز بیانات کے منظم پھیلاؤ سے دب گئے۔ یہ اتنا ہی افسوسناک ہے، جتنا کہ خطرناک۔ یہ سمجھنا بہت اہم ہے کہ امریکی مسلمان برادری کو الگ تھلگ کرنا نہ صرف مذہبی آزادی فراہم کرنے کے ہمارے بنیادی عہد کے لیے خطرہ ہے، بلکہ یہ دہشت گردی کے خلاف کوششوں کو بھی نقصان پہنچاتا ہے۔ نائن الیون سے اب تک مسلم امریکی برادری نے امریکہ کے لیے خطرہ بننے والے ۴۰ فیصد سے زیادہ القاعدہ کے دہشت گردی منصوبوں سے بچانے میں حفاظتی اور قانون نافذ کرنے والے عہدیداروں کی مدد کی ہے۔ ۱۷ چند امریکی مسلمانوں کے منصوبوں کے بارے میں اداروں کو ابتدائی معلومات فراہم کرنے کا واحد سب سے بڑا ذریعہ مسلمان امریکیوں کی برادری ہی ہے۔ ۱۸

دنیا بھر میں ایسے افراد ہیں جو اسلام کے نام پر لوگوں کو قتل کر رہے ہیں، جن سے بیشتر مسلمان اتفاق نہیں کرتے۔ درحقیقت شدت پسند پڑوسیوں، اہل خانہ، یا دوستوں کے بیشتر معاملات میں مسلم امریکی برادری ویسے ہی دھوکے میں، پریشان اور حیران رہتی ہے جیسے ان کی موجودگی سے عام عوام ہوتے ہیں۔ مسلم امریکی شہریوں اور پڑوسیوں کو حل کا حصہ سمجھنے کے بجائے مسئلے کا حصہ سمجھ کر سلوک روا رکھنا، امریکہ کی بنیادی اقدار ہی کے خلاف نہیں بلکہ یہ دہشت گردی اور پرتشدد شدت پسندی سے نمٹنے میں بھی انتہائی غیر موثر ہے۔

وائٹ ہاؤس نے حال ہی میں پرتشدد شدت پسندوں سے نمٹنے کے لیے قومی حکمت عملی جاری کی ہے، ''امریکہ میں پرتشدد شدت پسندی سے محفوظ رہنے کے لیے مقامی شراکت داروں کو بااختیار بنانا۔'' اس کوشش کا سب سے اہم نقطہ ارتکاز ''القاعدہ کے پروپیگنڈے کو توڑنا کہ امریکہ اسلام کے خلاف حالت جنگ میں ہے۔'' ۱۹ پھر بھی اس رپورٹ میں انفرادی شخصیات اور انجمنوں کی کوششیں القاعدہ کے لیے آسان بناتی ہیں کہ امریکہ مسلمانوں سے نفرت کرتا ہے اور دنیا بھر میں مسلمان صرف

اس لیے زیر عتاب ہیں کیونکہ وہ مسلمان ہیں اور اپنے مذہب پر عمل کرنا چاہتے ہیں۔

افسوسناک بات یہ ہے کہ امریکی مسلمانوں کو تنہا کرنے کی حالیہ کوششیں ہماری تاریخ میں الزام تراشی کی یاد تازہ کرتی ہے ۱۹۵۰ء کی دہائی میں میک کارتھیائٹ کی صفائی پر تنازع سے لے کر ۱۹ویں اور ۲۰ویں صدی میں مہاجرین کے خلاف کبھی کبھار پرتشدد ہونے والی مہمات تک۔ نیویارک کے میئر مائیکل بلومبرگ نے مسلمانوں سے خوف کھانے کا تقابل ماضی کی کیتھولک مخالف لہر سے کیا ہے۔ گزشتہ موسم گرما میں نیویارک میں مصنوعی ''گراؤنڈ زیرو مسجد'' تنازع پر میئر بلومبرگ نے کہا کہ:

> ۱۷۰۰ء کی دہائی میں گو کہ امریکہ میں مذہبی آزادی نے قدم جما لیے تھے، لیکن نیویارک میں کیتھولک افراد کے اپنے مذہب پر عمل پیرا ہونے پر عملی طور پر پابندی تھی، اور پادری گرفتار کیے جا سکتے تھے۔ اسی وجہ سے نیویارک شہر میں پہلا کیتھولک علاقہ ۱۷۸۰ء کی دہائی تک قائم نہ ہو سکا، سینٹ پیٹرز کی بارکلے اسٹریٹ، جو آج بھی ورلڈ ٹریڈ سینٹر سے ایک بلاک شمال میں اور مجوزہ مسجد اور کمیونٹی سینٹر سے ایک بلاک جنوب میں واقع ہے۔ اگر ہم مسلمانوں سے دوسروں کے مقابلے میں مختلف سلوک کریں تو ہم اپنی اقدار سے غداری کریں گے اور اپنے ہی دشمنوں کے ہاتھوں میں کھیلیں گے۔[۲۰]

یہ رپورٹ خودساختہ ماہرین، عالموں، اداروں، نچلے درجے کی انجمنوں، ابلاغی اداروں، اور عطیہ دینے والوں کے اسلاموفوبیا جال پر روشنی ڈالتی ہے جو اسلام اور مسلمانوں کے حوالے سے نامعقول خوف بناتے، پیش کرتے، تقسیم کرتے اور عام دھارے میں لاتے ہیں۔ آیئے ماضی سے معقول سبق سیکھیں، اور خوف کے بجائے اپنے ہم وطن امریکیوں کے حوالے سے عوامی شعور اجاگر کریں اور انہیں قبولیت اور عزت دیں۔ ایسا کرتے ہوئے آیئے نفرت کو ایک مرتبہ پھر ہمارے ملک کو متاثر کرنے اور خطرے سے دوچار کرنے سے روکیں۔

اس رپورٹ کے آئندہ صفحات میں ہم عطیہ دینے والے، اداروں اور انفرادی شخصیات کی مختصر

سی تعداد کا خاکہ پیش کریں گے جو ملک میں اسلاموفوبیا بحث میں اپنا حصہ ڈال چکے ہیں۔ہم پہلے باب میں پیسے کا کھوج لگا کر شروع کریں گے جو مسلمان مخالف سرگرمیوں کو مدد دینے والی سرمایہ کاری پر ہمارا تجزیہ ہے۔دوسرا باب اسلاموفوبیا نیٹ ورک کے دانشورانہ گٹھ جوڑ کو نمایاں کرتا ہے۔تیسرا باب نچلی سطح کے کلیدی شاطر اور اداروں کو نمایاں کرتا ہے جو نفرت کے پیغامات کو پھیلانے میں مدد دیتے ہیں۔ چوتھا باب اسلاموفوبیا کے اہم ابلاغی تقویت کنندہ ہیں۔اور پانچواں باب ان منتخب عہدیداروں کی جانب توجہ دلاتا ہے جو تسلسل کے ساتھ مسلم مخالف تنظیم کے مقاصد کی حمایت کرتے ہیں۔

آغاز سے پہلے کچھ ''اسلاموفوبیا'' کی اصطلاح کے بارے میں۔ہم اس اصطلاح کو ہلکے انداز میں استعمال نہیں کرتے۔ہم اسے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف مبالغہ آمیز خوف، نفرت اور عداوت کے طور پر بیان کرتے ہیں جسے منفی رائے پھیلانے سے دوام بخشا گیا ہے اور اس کا نتیجہ غیر جانبداری، امتیاز اور امریکہ کی سماجی، سیاسی اور شہری زندگی سے مسلمانوں کو دور کرنے اور انہیں خارج کرنے کی صورت میں نکل رہا ہے۔

ہماری نظر میں اپنی قومی سلامتی کی حفاظت اور امریکہ کی بنیادی اقدار کو برقرار رکھنے کے لیے ہمیں بحیثیت قوم دنیا کو درپیش چیلنجز کے حوالے سے حقائق پر مبنی بات چیت کی طرف لازمی لوٹنا ہوگا۔ یہ بات چیت لازمی صاف، کھری اور ایماندارانہ ہونی چاہیے، بلکہ مذہبی آزادی، یکساں انصاف اور تکثیریت کے لیے احترام کی امریکی اقدار کے مطابق بھی ہو۔ایماندارانہ شہری بات چیت کے ہدف کی جانب سے پہلا قدم امریکہ میں اسلاموفوبیا نیٹ ورک بنانے والے افراد و گروہوں کے اثرات کو ظاہر کرنا اور کم کرنا ہے، جو گمراہ کن معلومات کے ذریعے امریکی باشندوں کے درمیان تقسیم پیدا کرنے کے لیے متحرک انداز میں کام کر رہے ہیں۔

(ترجمہ: فہد کیہر)

Source: Wajaht Ali et al, "Fear, Inc., The Roots of the Islamophobia Network in America", Center for American Progress, August 2011.

......حواشی......

1. Anna Jones and others, "As it happened: Norway attacks," *BBC News,* July 22, 2011, available at http://www.bbc.co.uk/news/worldeurope-14254705.

2. Elisa Mala and J. David Goodman, "At Least 80 Dead in Norway shooting," *The New York Times,* July 22m 2011, available at http://www.nytimes.com/2011/07/23/world/europe/23oslo.html?_r=2&hp

3. Jennifer Rubin, "Norway bombing," Right Turn, *The Washington Post,* July 22, 2011, available at http://www.washingtonpost.com/blogs/right-turn/post/norway-bombing/2011/03/29/gIQAB4D3TI_blog.html.

4. Jeffrey Goldberg, "Mumbai Comes to Norway," *The Atlantic*, July 22, 2011, available at http://www.theatlantic.com/international/archive/2011/07/mumbai-comes-to-norway/242380/.

5. "Norwegian massacre gunman was a right-wing extremist who hated Muslims," *Daily Mail Online*, July 24, 2011, available at http://www.dailymail.co.uk/news/article-2017851/Norway-attacks-gunman-Anders-Behring-Breivik-right-wing-extremist-hated-Muslims.html#ixzz1TQgXEyPc.

6. Olivia Katrandjian and Miguel Marquez, "Anders Behring Breivik Believed Norway Bombing and Shooting 'Gruesome But Necessary, Lawyer Says," *ABC News*, July 24, 2011, available at http://abcnews.go.com/International/anders-behring-breivik-admits-norway-bombing-shooting-calling/story?id=14147681.

7. Anders Breivik, "2083: A European Declaration of Independence," available at http://www.kevinislaughter.com/wp-content/uploads/2083+-+A+European+Declaration+of+Independence.pdf.

8. Eli Clifton, "Chart: Oslo Terrorist's Manifesto Cited Many Islamophobic bloggers And Pundits," *Think Progress*, July 25, 2011, available at http://thinkprogress. org/security/2011/07/25/278677/islamophobic-right-wing-blogger-breivi/.

9. Ibid.

10. "Backgrounder: Stop Islamization of America (SIOA)," Anti-Defamation League, March 25, 2011, available at http://www.adl.org/main_Extremism/sioa.htm.

11. Scott Shane, "Killings in Norway Spotlight Anti-Muslim Thought in U.S.," *The New York Times,* July 24, 2011, available at http://www.nytimes.com/2011/07/25/us/25debate.html.

12. Newt Gingrich, "America at Risk: Camus, National Security and Afghanistan," speech to the American Enterprise Institute, July 29, 2010. Transcript available at http://www.aei.org/docLib/Address%20by%20Newt%20Gingrich07292010.pdf.

13. Andrew C. McCarthy, et al., "Sharia: The Threat to America,The Center for Security Policy (September 15, 2010), available at http://familysecuritymatters.org/docLib/20100915_Shariah-TheThreattoAmerica.pdf

14. "ABC News/Washington Post Poll: Views of Islam," September, 8, 2010, available at http://a.abcnews.go.com/images/US/ht_cordoba_house_100908. pdf.

15. Alex Altman, "Time Poll: Majority Oppose Mosque, Many Distrust Muslims," *Time magazine*, August 19, 2010, available at http://www.time.com/time/nation/article/0,8599,2011799,00.html.

16. http://georgewbush-whitehouse.archives.gov/infocus/ramadan/islam.html

17. A lejandro J. Beutel, Data on Post-9/11 Terrorism in the United States, "Muslim Public Affairs Council," June 2011, available at http://www.mpac.org/assets/docs/publications/MPAC-Post-911-Terrorism-Data.pdf.

18. "Muslim-American Terrorism Since 9/11: An Accounting," Triangle Center on Terrorism and Homeland Security, February 2, 2011, page 6, Available: http://sanford.duke.edu/centers/tcths/about/documents/Kurzman_Muslim-American_Terrorism_Since_911_An_Accounting.pdf

19. "EMPOWERING LOCAL PARTNERS TO PREVENT VIOLENT EXTREMISM IN THE UNITED STATES, Department of Homeland Security Strategy Review http://www.whitehouse.gov/sites/default/files/empowering_local_partners.pdf

20. A dam Lisberg, "Mayor Bloomberg Stands Up For Mosque," Daily Politics, *New York Daily News,* August 3, 2010, available at http://www.nydailynews.com/blogs/dailypolitics/2010/08/bloomberg-standsup-for-mosque.html.